

93872- بار بار گناہ میں پڑنے کا سبب منگیت کو سمجھتی ہے

سوال

میں کچھ گناہوں سے توبہ کرنا چاہتی ہوں، لیکن ایسا نہیں کر سکتی، جب بھی توبہ کی نیت کرتی ہوں اور اپنے کیے پر نادم ہوتی ہوں تو اسی عمل کو دوبارہ کرنا شروع کر دیتی ہوں، لکھا تابے ان سب گناہوں کا سبب میرا منگیت ہے۔

ہر بار وہ میرے ساتھ وعدہ کرتا ہے کہ وہ توبہ میں میری مدد کریگا، لیکن کوئی فائدہ نہیں مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہی کہ میں کیا کروں؟

یہ علم میں رہبے کہ میں اسلامی پرده بھی کرتی ہوں کیا میں اپنی منگنی ختم کرلوں یا کیا کروں؟

یہ بھی علم میں رکھیں کہ عنقریب چند ماہ میں میری رخصتی ہونے والی ہے، میں اسے بہت چاہتی ہوں اور وہ بھی مجھے بہت چاہتا ہے؟

پسندیدہ جواب

اول:

ہماری اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ اور آپ کے منگیت کو بہادیت نصیب فرمائے، اور آپ دونوں کو سچی توبہ کرنے کی نعمت سے نوازے، اور نیک و صالح عمل کی توفیق دے، اور آپ دونوں کو ایک نیک و صالح خاندان اصل بنائے جو اللہ کے حقوق کا خیال کرنے والا ہو اور اس کے قوانین و شریعت کو قائم کرنے والا اور اس کے شعار کی تخطیم کرنے والا بنے۔

دوم:

آپ کے سوال سے ہمیں جو ظاہر ہوا ہے وہ یہ ہے کہ آپ خیر و بخلانی کو پسند کرتی ہیں، اور شر سے بغض رکھتی ہیں، اس کی علامت یہ ہے کہ:

آپ نے شرعی پرده کر کھا ہے، اور گناہ کے بعد توبہ کر کے دو باہ گناہ نہیں کرنا چاہتیں۔

ہماری ہم یہ معاملہ ایسا ہے کہ کسی شخص سے تعلق نہیں رکھتا کہ وہ اطاعت میں ہماری معاونت نہیں کرتا، یا پھر وہ ہمیں برائی سے نہیں روکتا۔

بلکہ یہ سارا معاملہ تو انسان کے اپنے نفس کے ساتھ تعلق رکھتا ہے کیونکہ نفس امارہ توبہ ای کی طرف رغبت دلاتا اور ابھارتا ہے، اور شیطانی و سوسوں کو قبول کرتا ہے۔

ہم آپ سے یہ چاہتے ہیں کہ آپ اپنے نفس کی اصلاح کریں تاکہ آپ اپنے خاوند کی اصلاح کا سبب بن سکیں، بلکہ اپنی اولاد کی اصلاح کا باعث بنیں۔

آپ نے جو منگنی توڑنے اور ختم کرنے کی جو تجویز پیش کی ہے اس مسئلے کا یہ حل نہیں ہے: کیونکہ آپ اس سے متعلق ہیں: جی ہاں اب یہ معاملہ ایسے کیوں نہیں ہو سکتا؟

اور ابھی آپ نے شادی بھی نہیں کی، جب آپ اپنے حقیقی دین کی طرف رجوع کر کے پھی اور پی و خالص توبہ کریں گی تو پھر توبہ اور اپنے محبوب خاوند دونوں کو جمع کرنا ممکن ہے۔

سوم:

آپ یہ علم میں رکھیں کہ معاصی و گناہوں سے فوراً توبہ کرنا شرعی طور پر واجب ہے، اس پر علماء کرام کا اتفاق ہے۔

اور پھر اللہ عز وجل کا فرمان ہے:

﴿اے ایمان و اللہ کی طرف پی اور پکی و خالص توبہ کرو، امید ہے کہ تمہارا پروردگار تمہارے گناہ معاف کر دیگا اور تمہیں ایسی بختوں میں داخل کریگا جس کے نیچے سے نہیں جاری ہوں گی﴾

﴿التحریم (8)﴾

پی اور پکی و خالص توبہ ماضی اور حاضر اور مستقبل کے معاملہ کے ساتھ تعلق رکھتی ہے، ماضی یہ کہ جو کچھ ہو چکا اس پر نادم ہوا جائے، اور حاضر یہ کہ فوری طور پر گناہ اور معصیت کو چھوڑ دیا جائے، اور مستقبل میں یہ کہ پختہ عدم کیا جائے کہ آئندہ ایسا کام دوبارہ نہیں کیا جائیگا۔

شیقیطی رحمہ اللہ کئے ہیں:

”پھی و پکی اور توبہ نصوح یہ ہے کہ:

یہ پھی توبہ ہوتی ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ: توبہ کے تینوں اركان صحیح طور پر پورے کیے جائیں، وہ اس طرح کہ اگر گناہ کا شکار تھا تو فوری طور پر اس گناہ کو چھوڑ دیا جائے، اور اللہ عز وجل کے حکم کی خلاف ورزی میں جو کچھ ہو چکا اس پر نادم ہوا جائے، اور پکی اور پختہ نیت کرے کہ آئندہ وہ بھی اس معصیت کا ارتکاب نہیں کریگا“ اُنہیں

دیکھیں: اضواء البيان (206/6).

چہارم:

جب انسان پکی اور خالص و پھی توبہ کر لے اور پھر اس کا نفس کمزور ہو جائے اور شیطان اسے گمراہ کر دے تو وہ دوبارہ وہی گناہ کر دیجئے تو اس سے سابقہ توبہ باطل نہیں ہو جائیگی، لیکن اسے نئے گناہ سے ایک اور توبہ کرنی چاہیے، اور جب بھی کوئی نیا گناہ ہو تو وہ نئے سرے سے توبہ کرے۔

شیقیطی رحمہ اللہ کئے ہیں:

”اہل علم کے اقوال میں سے سب سے زیادہ اظہر قول یہ ہے کہ:

جس نے بھی پکی اور خالص توبہ کی اور اللہ تعالیٰ نے اس پھی توبہ کے ساتھ اس کے گناہ معاف کر دے، اور پھر وہ اس کے بعد دوبارہ گناہ میں پڑ گیا تو اس کی پہلی توبہ بالکل مطلوبہ طور پر صحیح ہے، گناہ کی طرف واپس پلٹنے سے وہ توبہ باطل نہیں ہوئی۔

بلکہ اس پر نئے گناہ کی وجہ سے نئے سرے سے توبہ کرنی واجب ہے، لیکن کچھ یہ کہتے ہیں کہ گناہ کو دوبارہ کرنا پہلی توبہ کو تؤڑ دیتا ہے یہ بات صحیح نہیں“ اُنہیں

دیکھیں: اضواء البيان (206/6).

جب بھی گناہ میں پڑ جائے تو اسے حق حاصل نہیں کہ وہ توبہ و استغفار چھوڑ دے، بلکہ شیطان تو پاہتا ہی یہی ہے کہ عاصی انسان سے ایسا نہ ہونے دے تاکہ توبہ و استغفار کو چھوڑ کر وہ گناہ اور نامیدی دونوں کو اس بندے میں جمع کر دے۔

ابن رجب حنبلی رحمہ اللہ کستے ہیں :

"حسن بصری رحمہ اللہ سے کہا گیا: کیا ہم میں سے کوئی ایک اپنے پروردگار سے شرماتا نہیں کہ وہ اپنے گناہوں سے استغفار کرتا ہے اور پھر دوبارہ گناہ کرنے لگتا ہے، پھر استغفار کرتا ہے اور پھر گناہ کرنے لگتا ہے۔

انہوں نے فرمایا: شیطان کی توحیث ہی یہی ہے کہ اگر وہ تم سے اس چیز میں کامیاب ہو جائے، اس لیے تم توبہ و استغفار سے مت اکتا۔

ویکھیں: جامع العلوم والحكم (1/165).

ابن رجب حنبلی رحمہ اللہ نے عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے انہوں نے فرمایا:

"لوگوں کی گناہ میں پڑ جائے تو اسے اللہ سے استغفار کرنی چاہیے، اور توبہ کرے، اور اگر وہ پھر گناہ میں پڑ گیا ت واسے استغفار کرنی چاہیے اور وہ توبہ کرے، اور اگر دوبارہ گناہ میں پڑ جائے تو استغفار کرے اور توبہ کرنی چاہیے، کیونکہ گناہ تو مردوں کی گردنوں میں طوق بندی ہوئی میں، اور ہلاکت تو ان گناہوں پر اصرار کی بنا پر ہے"

پھر ابن رجب رحمہ اللہ کستے ہیں :

معنی یہ ہے کہ: بندے کے مقدار میں جو گناہ ہیں وہ اس نے ضرور کرنے ہیں، جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"ابن آدم پر زنا سے اس کا حصہ لکھا ہوا ہے، تو وہ لامالہ اسے پائے گا"

لیکن اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے بندے کے گناہوں سے نکلنے کا مخرج بنایا ہے، اور اسے ختم کرنے کے لیے توبہ و استغفار بنائی ہے، اس لیے اگر وہ ایسا کر لیتا ہے یعنی توبہ و استغفار کر لیتا ہے تو گناہوں کے شر سے چھٹکارا پائیگا، اور اگر وہ گناہوں پر اصرار کرتا تو ہلاک و تباہ ہو جائیگا" انتہی

ویکھیں: جامع العلوم والحكم (1/165).

پنجم:

آپ اور آپ کے منگیت کو وصیت یہ ہے کہ:

آپ دونوں اس حال پر رہیں جسے اللہ سبحانہ و تعالیٰ پسند کرتا ہے، اور آپ کوچاہیے کہ آپ کو ہم توبہ کے وجوہ کے متعلق جو کچھ بتا کچھ ہیں وہ آپ اپنے منگیت کو بتائیں اور اسے نصیحت کریں، اور یہ کہ توبہ کچی اور کپکی ہو، اور آپ دونوں یہ علم میں رکھیں کہ عمر بہت ہی تھوڑی ہے، انسان کو کوئی علم نہیں کہ کب وہ اپنے پروردگار سے جائے۔

اس لیے نہ مدت کا وقت آنے سے قبل اسے اطاعت و فرمانبرداری کے کام کرنے کی حرکت رکھنی چاہیے، اور برائی اور منکرات سے اجتناب کرنا چاہیے۔

کیونکہ وہ موت کو ایک سیکھ یعنی مونخر کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا، اور نہ ہی مرنے کے بعد دنیا میں واپس آنے کی استطاعت رکھتا ہے۔

اس لیے آپ دونوں کو ہی اطاعت میں ایک دوسرے کی معاونت کرنی چاہیے، اور آپ معصیت و گناہ ترک کرنے پر ایک دوسرے سے وعدہ کریں، اور اپنے وقت کو اللہ سچانہ و تعالیٰ کے ذکر میں گزاریں۔

اور خاص کر صبح و شام کے اذکار اور دعاؤں کی ضرور ہمیشگی کریں، اور نوافل کی پابندی کریں، اور دعا کرتے رہیں اور آپ ایسا کرنے سے اختناب کریں کہ رخصتی میں معصیت و گناہ بھی ہو مثلاً گانہ بجانا اور مردوں عورت کا اختلاط اور فحاشی۔

کیونکہ یہ سب کچھ اللہ عز و جل کی نار اٹھکی کا باعث ہے اللہ سچانہ و تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ دونوں کو برکت عطا فرمائے، اور دونوں میں برکت دے، اور دونوں کو خیر و بھلائی پر جمع کرے۔

اللہ تعالیٰ سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کو ایسے کام کرنے کی توفیق سے نوازے جس میں اس کی رضامندی و خوشنودی ہے۔

شیم:

اگر تو آپ کی وہ معصیت و گناہ وہ ہے جو مغلیظت لڑکے اور لڑکی میں ہوتی ہے یعنی بعض حدود سے تجاوزات تو ہماری آپ دونوں کو نصیحت ہے کہ آپ جتنی جلدی ہو سکے عقد نکاح کر لیں، تاکہ آپ اس کی بیوی بن جائیں اور وہ آپ کا خاوند تو اس طرح آپ دونوں ایک دوسرے کے کیے حلال ہو جائیں۔

واللہ اعلم۔